LIBRARY OF CONGRESS
0 007 864 070 4

THE LIBRARY OF CONGRESS
1800

Scott, T. J.
Tasdiq al-kitab, ya'ni

تصدیق الکتاب

یعنے

کتاب مقدس کی صحت اور الہامی ہونے

اور محفوظ رہنے کے بیان مین چند دلیلین

مصنفہ

پادری ٹی جے اسکاٹ صاحب

امریکن مشن پریس لکھنؤ مین پادری کریون صاحب کے اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۷۴ع

1874

MLCMA 90/00790

دیباچہ

یہ رسالہ اول بطور دیباچہ کے کتاب تقدیس اللغات مین لگایا گیا تھا۔ بعض صاحبون نے اِس بحث کو پسند کیا اور کہا کہ جس مقصد کے واسطے یہ لکھا گیا ہی اوسکے سمجھنے کے واسطے بہت مفید ہی۔ یہ سُنکے میرے دل مین خیال آیا کہ اسکو علیحدہ بطور رسالہ کی جسکی قیمت ایسی قلیل ہو کہ ہر ایک خرید سکے اور خط بھی ہندوستانی ہو جو بہ نسبت رومن کی عام فہم [illegible] ہے۔ اسمین کچہ بدل فاضل نہین کیا ہی صرف اوسکے [illegible] اگر خدا راست لایا تو [illegible] تو [illegible] کچہ مین نے اسمین لکھا ہی [illegible] اوسمین برکت دے اور ناظرین نفع اوٹھائین ❖

90-915163

25 Jan 01

PK 2152
S25

تصدیق الکتاب

۱- نیوٹن صاحب نے جو بڑے عالم وفاضل تھے کہا کہ میرے پاس بہت سی کتابین ہین منجملہ اونکے بعض ایسی مفید و دلچسپ ہین کہ گویا چاندی اور سونے کی ہین - لیکن ایک کتاب ہے جو اون سب سے تحفہ تر و مفید ہے اوسکو بیبل کہتے ہین - مرتے وقت ایک آدمی نے کہا (میرے لیے کتاب لاؤ) جب اوس سے پوچھا (کونسی کتاب) اوسنے جواب دیا کہ (دنیا مین صرف ایک ہی کتاب ہے) اوسکی مراد بیبل سے تھی + حق تو یون ہے کہ بیبل بیش قیمت اور سب اور کتابون سے انسان کے لیے زیادہ مفید ہے اور اوسکی بہتری و بہبودی کے واسطے بیبل کی ایسی ضرورت ہے کہ گویا صرف یہی کتاب دنیا مین ہے - لہذا اس بیش قیمت کتاب کو

پڑھنا اور حتے الامکان اوسکے معنی نکالنا ہر بشر پر فرض ہے +
یہ خدا کی کتاب ہے جسمین نجات کی باتین ہین - اس مقدمہ مین
دو چار امرونکا بیان کرونگا جنکے سمجھنے سے بیبل کا حال اور بھی
منکشف ہو جاے گا اور پڑھنے والے کو مدد ملے گی +

۲ - بعض عیسائی اچھی طرح نہین سمجھتے ہین کہ بیبل کس طرح بہم
پہونچی - اسوجہ سے اس بات کا کچہ بیان یہان پر بیموقع نہوگا بلکہ مدد دیگا
محمدی لوگ بیبل کے حق مین غلط فہمی کرتے ہین اور جب عیسائیون سے
مباحثہ کرتے ہین تو خود دھوکھا کھاتے اور اونہین بھی دھوکا دیتے ہین +
اہل اسلام دعوے کرتے ہین کہ قرآن محمد صاحب کی تصنیف نہین ہے
بلکہ اوسکی عبارت خدا سے ملی تھی بلکہ کہتے ہین کہ وہ ازلی اور غیر
مصنوعی ہے + وے کہتے ہین کہ وہ ابد سے خدا کے پاس تھا - اور
فرشتہ رمضان کے مہینے مین لیلۃ القدر یعنے قدرت کی رات مین
اوسکو پہلے آسمان پر جبرئیل کے پاس لایا جہان سے بروقت ضرورت
وہ تھوڑا تھوڑا محمد صاحب کے پاس پہونچایا کرتا تھا + وے تسلیم کرتے ہین
کہ بیبل الہامی ہے اسلیے سمجھتے ہین کہ اوسکا بھی کچہ ایسا ہی حال ہوگا -
چنانچہ مغالطہ کھاتے ہین اور بیبل پر جو مروج الحال ہے اعتراض کرتے ہین

اسلیے کہ وہ اونکے گمان کے بموجب نہین ہے۔ لیکن ہم عیسائی
بیبل کے حق مین ایسا فضول اور جہالت کا دعوی نہین کرتے ہین + مختلف
مصنّفون نے دو ہزار برس کے عرصہ مین زمانہ بزمانہ اپنی بولی اور
عبارت مین بیبل تصنیف کی۔ لیکن باوجود اسکے کہ اوسکی بولی اور عبارت
انسانی ہے تاہم مصنّف کو خدا کی ہدایت و مدد ملی جسے الہام یا وحی کہتے ہین
چونکہ الہام کے بارے مین بعض غلط فہمی کرتے ہین لہذا اس مقدمہ
مین اوسکا بھی کچھ بیان کرونگا + بالفعل اس مقام پر بیبل کے
بہم پہونچنے کا بیان کرتا ہون + صحیفون کے مصنفون کے نام
اکثر اونمین موجود ہین + بعض صحیفون کے مصنّفون کا حال صاف
معلوم نہین ہوتا کہ کون تھے تاہم انکے واسطے بھی مصنف ٹھہرائے
گئے ہین اور دلائل سے گمان غالب ہے کہ وہی ہین +
یہودیون نے عہد عتیق یعنے پرانے عہدنامہ کی کتابین جیسا کہ
وقت بوقت تصنیف کی گئی تھین اکھٹی کین + بعض کتابین انمین
بطور تواریخ کے ہین بعض بطور نظم کے اور بعض مین پیشین گوئیان
ہین اور یہ کل خدا کے لوگون کی ہدایت و تربیت کے واسطے لکھی
گئی ہین + یہودی لوگ ان کتابون کو الہامی سمجھتے تھے اور نہایت

تعظیم و احتیاط سے رکھتے تھے + وے بیان کرتے ہین کہ بعد بابل کی
اسیری کے عزرا نے پاک نوشتون کے صحیفون پر خوب نظر ثانی
کرکے اونہین الہام سے خوب مرتّب کیا + بعد اسکے شمعون صادق
نے عزرا اور نہمیاہ اور ملاکی کی کتابین اوس مجموعہ مین شامل کین ✣
جاننا چاہیے کہ پرانا عہد نامہ کوئی چار سو برس پیشتر مسیح کے
ختم ہوا + مسیح کے زمانہ تک ایک جلد ہمیشہ ہیکل مین رہتی تھی +
عہد جدید یعنے نیا عہد نامہ اوسی طور پر مختلف مصنفون سے وقت
بوقت بہدایت الہام لکھا گیا اور اون مصنفون کے نام اکثر
اونکے صحیفون مین مندرج ہین + چارون انجیل مین خداوند عیسیٰ
مسیح کی سرگذشت نیز اوسکی تعلیم کا جو اوسنے انسان کو کی بیان ہے
اعمال کی کتاب مین پہلے زمانہ کی کلیسا کی بنا کا حال ہے + خطوط
جو وقتاً فوقتاً لکھے گئے واسطے تعلیم و تلقین و تربیت کلیسا کے تھے
اور کل نیا عہد نامہ الہام سے حسب لیاقت و عبارت
مصنّفون کے لکھا گیا تھا ✣
نقلی اور عقلی دلیلون سے ثابت ہی کہ صحیفون کا مجموعہ صحیح
اور معتبر تیسری صدی کی ابتدا مین موجود تھا + اوس زمانے کے

جتنے نوشتے الہامی تھے اونکو کلیسیا نے ایک کتاب مین فراہم کیا
غور کرنا چاہیے کہ ہم بیبل کی نسبت یہ دعوے نہین کرتے کہ وہ
مجلّد خدا کے مُنہ سے نکلی جیسا اہل ہنود وید کی نسبت کہتے ہین
اور ہم یہ بھی دعوے نہین کرتے کہ وہ فقط ایک کتاب کی نقل ہے
جو ازل سے خدا کے پاس موجود تھی + کتاب مقدّس صرف ایک
الہامی نوشتہ انسان کی بولی و عبارت مین ہے اور بس +

۳ - لیکن اگرچہ بولی و عبارت بیبل کی انسان کی ہین تو بھی
ہم یہ دعوے کرتے ہین کہ وہ خدا کی کتاب ہے انسان کی نہین +
یہ بات اوسکے بیان اور مضمون سے ثابت ہے + تاکہ یہ مقدمہ
طول نہووے بیبل کے مضمون کو صرف دو باتون پر ختم کرتے ہین +

اوّل - یہ کہ بیبل کا مضمون اول سے آخر تک ایک ہی ہے **دوم**
بیبل مین جو نیکی اور پاکیزگی پائی جاتی ہے وہ سب کتابون
سے اعلے تر ہے یہانتک کہ اوسکا بانی خدا معلوم ہوتا ہے +
اول بیبل کے یکسان ہونے کی طرف خیال کیجیے + کتاب مقدّس
کے صحیفے ایک ہی زمانے مین ایک ہی آدمی سے مانند قرآن کے
تصنیف نہوے تھے برعکس اسکے چند مصنفون سنے دو ہزار

برس کے عرصہ مین لکھے تھے تاہم عجیب بات یہ ہے کہ تمام
کتاب کا بیان و مضمون یکسان ہے یہانتک کہ اوسکی مصنف کا
انسان ہونا ممکن نہین ÷

حاصل کلام - تمام بیبل مین ایک ہی مضمون ہے یعنی کُل صحیفون
مین موسے کی پہلی کتاب سے مکاشفات تک موافقت پائی جاتی ہی +
بیان دنیا کی پیدائش گناہ کا سرزد ہونا - خدا کی ذات و صفات
پاکیزگی کی ضرورت انسان کے واسطے وغیرہ یکسان ہے + بیبل
کی عجیب و غریب کیفیت یہ ہے کہ اگرچہ مصنفون کے زمانے کے
مابین عرصہ بہت تھا تاہم اون باتون مذکورہ اور اور بہت سی
باتون کا بیان مساوی ہے چنانچہ اور مذہبی کتابون مین مضمون
کی ایسی مطابقت نہین پائی جاتی ہے مثلاً اہل ہنود کی کتابین
جیسا کہ وید شاستر پران انمین ہرگز موافقت نہین پائی جاتی ہے
کیونکہ اونکے بیان و مضمون مین اکثر اختلاف ہی جس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اپنی عقل سے باتین ایک دوسری کے
خلاف نکالتے تھے - لیکن اگر سب کا بانی خدا ہوتا تو اگرچہ زمانہ بزمانہ
کتابین مرتب ہوتی گئین تاہم مضمون مین فرق نہوتا + اگر قرآن کا

بیان اور مضمون ایک ہی ہوتا تو بھی کچھ بات اسمین عجیب نہین
اس لیے کہ وہ ایک ہی آدمی کی تصنیف ہی جو بیس برس کی عرصہ
مین ہوئی لیکن بیبل کوئی دو ہزار برس کے عرصہ مین مرتب ہوئی +
پس جب کہ اوسکا بیان اور مضمون ایک ہی اور موافق رہا اس بات
مین ایک کامل ثبوت ہے کہ بیبل خدا کی ہدایت یعنے الہام سے لکھی گئی تھی
اس بیان مین ابھی تک بیبل کے مضمون کی خوبی سے مراد نتھی
بلکہ اوسکے مضمون کے یکسان ہونے سے + اب دوسری دلیل
یعنے بیبل کی نیکی اور پاکیزگی کے اعلے تر ہونی کا بیان کیا جاتا ہی +
غور کرنا چاہیے کہ اور مذہبی کتابون مین خدا کی ذات وصفات
اور اوسکی عبادت کا بیان یا تو ایک دوسرے کے ضد مین ہے
یا خدا کی شان کے شایان نہین اور موجب انسان کی بہتری کے
نہین لیکن بیبل کی کل تعلیم خدا کی ذات وصفات کی باری مین نہایت پاک اور
عمدہ ہی + خدا کی فرض جو انسان پر ہین اور انسانون کی فرض ایک دوسری کے
ساتھ نہایت عمدہ اور مفید طور پر مذکور ہین + بیبل کے سوا کسی اور
مذہبی کتاب مین ایسی پاک عبادت کا بیان نہین اور خصوصاً ایسی
عبادت کہ جسکے کرنے سے صفائی قلبی حاصل ہو اور نہ اونمین انسانی

فرمن ایسی خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہین کہ جنسے خود غرضی ذرا بھی
نہ پائی جاے + بیبل مین لکھا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ بلکہ دشمن سی بھی
نیکی سے پیش آنا چاہیے + اب غور کرنا چاہیے کہ اعلے مرتبہ کی نیکی سے
جو انسان کو خود بخود ہرگز نہ سوجھتے مسلّم و ثابت ہوا کہ بیبل کتاب
الہامی ہے +

۴ - اب الہام کا کچہ بیان کرتا ہون کیونکہ اس امر کا جاننا کہ الہام
یعنے وحی کسکو کہتے ہین نہایت ضروری ہے + کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
بیبل کے معتقد الہام کی نسبت فضول اور بے قیام دعوی کرنے سے
تحقیقی بات مین خلل ڈالتے ہین + اہل اسلام بیبل پر اعتراض اکثر اس
وجہ سے کرتے ہین کہ اونکی دانست مین الہام کچہ اور بات ہی جو بیبل
مین نہین پائی جاتی ہے + چنانچہ کہتے ہین کہ اصل بیبل یہ نہین ہے
کیونکہ اوسکا حال قرآن کا سا الہام کی نسبت نہین ہے اب قطع نظر
اسکے الہام کسکو سمجھنا چاہیے اور اوسکی ماہیت اور حقیقت کیا ہے
اور انسان کی عقل کو کسقدر مدد دیتا یعنے الہام مین انسان کی عقل کہانتک
کام آتی ہے اور الہام اوسکی کہانتک ہدایت کرتا ہے + بیبل جو
مختلف مضمون سے اپنے اپنے طرز و عبارت مین لکھی گئی ہی کس معنی

مین خدا کا کلام ہے آب مختصر طور پر اسکا جواب یہ ہے کہ الہامی اور
غیر الہامی کتابون مین یہ فرق ہے کہ ایک مین جو بیان و تعلیم ہے
وہ خدا کے حکم اور ہدایت سے لکھی گئی ہے اور مصنّف کو اس امر مین
یقین کامل ہوتا ہے کہ مین اپنی طرف سے نہین لکھتا ہون پر دوسرے
مین جو بیان و تعلیمات ہوتے ہین وہ مصنّف ہی کی عقل و طبیعت
سے ہوتے ہین + پس دنیا مین صرف دو قسم کی کتابین ہین یعنی وہ
جو انسان نے صرف اپنی ہی عقل و طبیعت سے لکھی ہین اور وہ جو خدا کی حکم اور ہدایت سے
لکھی گئی ہین + دونون انسان کی تصنیف ہین یعنی عبارت اور محاورہ انسان
کی ہین اور اگر کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت صرف اسیطرح سے منجانب اللہ
انسان کو کوئی کتاب مل سکتی ہے جو کہ اوسکے کام مین آوے - مقدس کتاب
سے معلوم ہوتا ہے کہ بوسیلہ روح القدس کے خدا کی طرف سے
انسان کو خبر ملی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ کتاب کی کوئی پیشین گوئی
آپ سے نہین کھلتی کیونکہ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے
کبھی نہین ہوئی بلکہ خدا کے مقدّس لوگ روح قدس کے بلوائے
بولتے تھے ۲ - پطرس ۱ باب ۲۱ + داود نے کہا (خدا کی روح مجھمین
بولی اور اوسکا سخن میری زبان مین تھا) لہذا صاف معلوم ہوتا ہے

کہ ہدایت اور پیشین گوئیان روح القدس کے ذریعہ سے عطا
ہوئی تھین خداوند عیسے مسیح نے اپنے شاگردون سے یون وعدہ کیا
کہ (تسلّی دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے
بھیجیگا وہی تمہین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو کچھ
کہ مین نے تمہین کہی ہین تمہین یاد دلاویگا) پس معلوم ہوتا ہے
کہ وعدہ ہوا کہ روح القدس مسیح کے احوال اور احکام کے صحیح لکھنے
مین مدد دیگا اسلیے اوسوقت لکھنے کی کچھ ضرورت نتھی اور درحقیقت
وے لوگ جب تک زیادہ مسیح سے نہ سیکھے لکھنے کی لائق نہ ہوئے
مسیح کے مصلوب ہونے اور آسمان پر چڑھ جانے کے وقت تک
نہ تو اوسکی زندگی کا احوال ختم ہوا تھا نہ اوسکی تعلیم پوری ہوئی تھی اور
نہ اون شاگردون کے دل اسقدر کھلے تھے کہ وے کل باتین بخوبی
سمجھ سکین + لیکن عین وقت پر جب وے تیار ہوئے روح قدس
نے اونکو صاحب الہام کیا + چنانچہ پطرس رسول نے لکھا کہ (خدا
کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے بولتے تھے) اور داؤد نے
کہا کہ (خدا کی روح مجھ مین بولی) اور پولوس نے کہا کہ (ساری
کتاب - یعنے بیبل - الہام سے ہے) غور کا مقام ہے کہ یونانی لفظ

جسکا ترجمہ الہام ہوا اوسکے اصل معنی الہی پھونکا ہوا یا خدا سے
پھونکا ہوا ہین یعنے خدا نے مقدس کتاب کے مصنفون کے
دلون مین ایک ہدایت اور مدد کرنے والی تاثیر پھونکی + خدا کیطرف
سے روح قدس کے ذریعہ سے اونکے دلون مین باتین کھل گئین + اور
انجیل سے ثابت ہے کہ خداوند عیسے مسیح کے رسول اس بات کا دعوے
کرتے تھے کہ ہم روح قدس کی رہنمائی سے لکھتے ہین + مثلاً اعمال ۱۵
باب ۲۸ - آیت مین لکھا ہے (کیونکہ روح قدس نے اور ہمنے بہتر
جانا کہ ان ضروری باتون کے سوا تم پر اور کچھ بوجھ نہ ڈالین) پولوس
نے لکھا کہ (اگر کوئی اپنے تئین نبی یا روحانی جانے تو چاہیے کہ
وہ اقرار کرے کہ یہ باتین جو مین تمہین لکھتا ہون خداوند کے
احکام ہین) ا قرنتی ۱۴ باب ۳۷ + دوسرے مقام پر لکھتا ہے
کہ (اوسنے الہام سے اوس بھید کو مجھپر کھولا جو اگلے زمانون مین
بنی آدم کو اسطرح نہ معلوم ہوا جس طرح اوسکے مقدس رسولون اور
نبیون پر اب روح سے ظاہر ہوگیا) افسیون ۳ باب ۳ - ۵ - اور
ا قرنتی ۲ باب ۹ - ۱۰ تک دیکھو (خدا نے اون کو یعنے (خبرون کو)
اپنی روح کے وسیلہ سے ہمپر ظاہر کیا - (یہ خبرین ہم انسان کی

حکمت کی سکھائی ہوئی باتون سے نہین بلکہ روح قدس کی سکھائی ہوئی باتون سے غرض روحانی چیزون کو روحانی باتون سے ملا کے بیان کرتے ہین)

حاصل کلام - الہام روح قدس کی وہ تاثیر یا حرکت صاحبان وحی کے دلون مین تھی جسکے مائل کرنے اور جتانے سے وے لوگ وہ باتین لکھتے تھے جبکا اونکو یقین تھا کہ خدا کی طرف سے ہین + اگر کوئی پوچھے کہ صاحب الہام کے دل پر روح قدس کی تاثیر کہانتک ہوئی یعنے وے لوگ کہانتک اپنے اختیار مین رہے تو ایسا سمجھنا چاہیے کہ تاثیر روح کی صرف اتنی تھی کہ اون کو یقین تھا کہ یہ باتین ہمارے دل سے نہین اور اونکو اوس معاملہ مین جسے وے لکھتے تھے اسقدر ہدایت ہوئی کہ ساری سچائی کی راہ معلوم ہوگئی (دیکھو یوحنا ۱۶ باب ۱۳)

بیان بالا کو بخوبی سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض لوگ اس طور کے الہام پر دعوے کرتے ہین جو کہ بے سند اور بے دلیل ہے + اسمین کچھ شک نہین کہ بوقت الہام کی صاحب وحی کی عقل صحیح وسالم رہتی تھی اور اوسی صورت مین روح قدس کی مدد بخوبی ملتی تھی + روح قدس

اسقدر اونکے دلون پر غالب ہوئی کہ اونکو اعتقاد کامل تھا کہ ہم روح پاک کی ہدایت سے لکھتے ہین اور وہ ایسی ہدایت تھی کہ جس نے اونکے منوّر دلون کو مغالطون سے محفوظ رکھا + اسقدر مدد کافی تھی اور اگر اس سے زیادہ دستگیری ہوتی تو شاید انسان کے معاملے مین فائدہ نہوتا بلکہ خلل آتا + ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الہام کے بارے مین انسان کی عقل کو تین باتین درکار ہین اوّل یہ کہ روح قدس کی ترغیب دل مین ہووے دوم یہ کہ اون کو یقین ہو کہ یہ ترغیب روح قدس ہی سے ہے سوم یہ کہ اونکو روح کی صرف اتنی رہنمائی ہو کہ اوس بات مین جسے وے لکھین غلطی نہ پڑے + اسیطور پر خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے بولتے تھے۔ پرانے عہد نامہ مین جہان یہ قول ملتا ہے یعنے خدا نے کہا خداوند نے سخن بھیجا خداوند کا کلام وغیرہ ایسا خیال کرنا کچھ ضرور نہین کہ نبیون نے کوئی آواز غیب سُنی ہو لیکن نبیون کے دلون کو یہ یقین کامل معلوم ہوا کہ یہ پیغام باطنی من جانب اللہ ہے جیسا درد نے کہا شعر قاصد یہ نہین کام ترا اپنی راہ لے + اوسکا پیام دل کے سوا کون لا سکے۔

سمجھنا چاہیے کہ الہام سے اونکی دلی قوتون مین جیسا کہ اوپر
بیان ہوا سوا اوسکے اور کچھ فرق نہ پڑا اوے بطور کٹھ پتلی کے
یعنے حالت بیہوشی مین نہ تھے + اس بات کا کہ وے اپنے ہوش
وحواس مین تھے ایک ثبوت یہ ہے کہ وے اپنے اپنے طرز
وطور پر لکھتے تھے + اکثر اونکی تحریر سے اونکی سابق کی تعلیم وپیشہ
ظاہر ہوتا ہے + اس سے غرض یہ ہے کہ وے اپنی معمولی
حالت مین تھے ورنہ شاید اونکی عبارت مین اونکے سابق کے
پیشہ کی بو نہوتی + چنانچہ داؤد باشاہ نے جو کہ بڑا شاعر تھا نظم
ہی مین پیشین گوئی کی - یرمیاہ جو دردمند اور نرم دل تھا اور جو اکثر
اپنے لوگون کی تباہ حالی پر آبدیدہ ہوتا تھا غمناک لفظون سے
تحریر کرتا ہے آموس چرواہا جنگل اور کھیتون سے تمثیل دیتا ہے - یوحنا جو شفیق تھا
- پطرس جو گرم جوش تھا عالم وفاضل پولوس یہ سب اپنے اپنے طرز وطور پر لکھتے
ہین کہ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اونکے اصلی ہوش وحواس قائم تھے +
وہ الہامی نوشتہ جو اس طور سے انسان کو ملا ہے اوسکی سمجھ اور
طبیعت اور حاجتون کے موافق اور مناسب ہے + چنانچہ بیبل
اسقدر انسان کی بنائی ہوئی ہے کہ وہ بنی آدم کی عقل وطبیعت

کے مناسب ہے اور اسقدر خدا کی کہی ہوئی ہے کہ انسان کی لیے جس مطلب کے واسطے وہ لکھی گئی ہے ایک نہایت معتبر اور کامل رہبر ہے + بیبل کی زبان اور اوسکے الفاظ اور محاورات انسان کے ہین اور وہ عقل بھی جس سے وہ عبارت برآمد ہوئی انسانی تھی مگر اوسکو مدد اور ہدایت اور روشنی خدا کی طرف سے ملتی تھی + اہل اسلام اور اہل ہنود الہام سے ایک اور ہی بات سمجھتے ہین یعنے ہندو کہتے ہین کہ ویداب جس صورت مین پائے جاتے ہین ہو بہو ویسے ہی برمہا نے اپنے منہ سے اوگلے تھے اور اہل اسلام یہ دعوے کرتے ہین کہ قرآن کے الفاظ اور حروف جیسے کہ اب ہین ویسے ہی ابد وازل سے ہین + وے کہتے ہین کہ قرآن کی آئتین محمد صاحب کو حالت وجد مین جبرئیل فرشتہ کے ذریعہ سے اوترا کرتی تھین + ہندو مسلمان اکثر اس بات پر تعجب کرتے ہین کہ عیسائی لوگ ایسا دعوے الہام کے حق مین بیبل پر کیون نہین کرتے ہین مگر حال یہ ہے کہ ہم ایسے دعوے کو بے بنیاد اور فضول جانکر بیبل کے الہام پر نہین منسوب کرتے ہین + یہ کچہ ضرور نہین کہ جب تک صاحب الہام بے اختیار

نہ بن جاوے تب تک الہام کی باتین اوس سے نہو سکین کی
عیسائیون کے نزدیک الہام کے اصل معنی جیسا کہ خود بیبل سے
دریافت ہوئے ہین یہ ہین کہ صاحب وحی کو ہوش کی حالت
مین روح قدس کی کافی مدد و ہدایت لکھنے مین ملی پس وہ نوشتہ
ایک کامل اور معتبر بیان ہوا + جب الہام کے یہ معنی ہوئے تو
کچہ تعجب نہین ہے کہ بیبل مین مختلف محاورے اور انسان کی
عبارت پائی جاوے - اور اسی بنا پر تمام اعتراض جو بیبل کی
عبارت پر ہوسکتے ہین یک لخت حل ہو جاتے ہین +
سمجھنا چاہیے کہ الہام انسان کو اس غرض سے نہین ہوا کہ
اوسے علم و ہنر حاصل ہو یا بیبل مین تحریر کی لطافت اور فصاحت
کا نمونہ ہو بلکہ انسان کو نجات کی کامل راہ ظاہر کرنے کی واسطے +
الہامی تواریخ اور تعلیم سے صرف یہ ہی غرض ہے کہ
نجات کا بندوبست انسان پر کھل جاوے اور بنی آدم کو
گناہ سے رہائی پانے کا طریقہ معلوم ہو + لہذا یہ بیبل کے
الہام کے کچہ خلاف نہین ہے - اگر اوس مین
دنیاوی علم جیسا کہ خاص علم کی کتابون مین اصطلاحاً

بیان ہے بنایا جاوے + مثلاً علم ہیئت کی کتابون مین آفتاب کو
قائم بیان کرتے ہین اور روزمرہ کی گفتگو مین سب ایسا بولتے ہین کہ گویا
سورج متحرک ہے۔ علم کی کتابون مین بیان ہے کہ زمین گول ہی اور
کسی چیز پر قائم نہین ہے اور آسمان گردش کرتا ہے لیکن روزمرہ
کی گفتگو مین سب اسطور سے بولتے ہین کہ گویا وہ کسی چیز پر قائم ہی +
غرض جبکہ بیبل سے علم دنیاوی سکھلانا مُراد نہین ہے اِس وجہ سی
اوسکی عبارت بطور روزمرہ کے ہے + چنانچہ بیبل مین یہ محاورے
پائے جاتے ہین۔ زمین کی بنا۔ زمین کی بنیاد۔ آفتاب نے درنگ کیا
اور ماہتاب کھڑا رہا اور اسی وجہ سے صرف ونحو کی غلطیان اور ایک
امر کے مختلف بیان جو بیبل مین اکثر پائے جاتے ہین اور جن سے اصل
مطلب اور پیغام اور احوال وغیرہ مین کچھ فرق نہین پڑتا الہام کی برخلاف
نہین ہے خود بیبل سے صاف عیان ہے کہ الہام سے کچھ یہ غرض نہین
ہے کہ اوس سے لوگون کو صرف ونحو کے قاعدے یا دنیاوی علم
کی باتین سکھائی جاوین اور نہ اِس سے کچھ یہ غرض ہے کہ جہان ایک ہی
معاملے کے کئی بیان ہون اونمین بال بھر کا فرق بھی نہو بلکہ الہام سے
یہ غرض ہے کہ نجات کی راہ انسان کو ظاہر ہو جاوے اور اوسکو

ایسی تعلیم اور مدد ملے کہ وہ نجات کا طریقہ بخوبی سمجھے اور نجات کو حاصل کرے + تاہم اگر کہین بیبل ہین علم سکھلانے سے خاص مراد پائی جاتی اور تب بھی بیان علم کے برخلاف ہوتا یا کوئی احوال بالکل جھوٹ ہوتا یا اوسمین ایسی تعلیم ہو جو انسان کی نیکی اور بہتری کی خلاف ہو تو بیشک معلوم ہوتا کہ یہ کتاب الہام سے نہین ہے +

بیبل بسبب مدد الٰہی اور روشنی کے جو اوسکے مصنفون کو خدا کی طرف سے ملی تھی اسقدر الہامی ہے کہ اوسمین کامل تعلیمات دین کی ہین اور اوسکا بیان بالکل معتبر ہے ۔ اور اصلیت الہام کی یہ ہے کہ وہ روح قدس کی طرف سے ایک باطنی تاثیر ہے جس سے انسان قابل پورا کرنے اوس کام کے ہوجاتا ہے جو خدا کی طرف سے معین ہے + اگر کوئی سوال کرے کہ اس زمانے مین الہام کیون نہین ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ جس مقصد کے واسطے الہامی کتاب بھیجی جاتی ہے یعنے کامل طریقہ لوگون کو نجات کا تبلانا سو وہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ نئے عہد نامے کی پچھلی کتاب پر پورا ہوا تاہم اگر خدا کو کوئی نوشتہ بنی آدم پر بھیجنا منظور ہو تو بھیجے گا بلاشک ہر ایک سچے مسیحی کو یعنے اوسکو جو روح القدس سے پیدا ہوا ہے ایک

جنکا الہام ہوتا ہے + خدا کو منظور نہین ہے کہ ایسے لوگ نئی پیدایش
اور گناہ کی معافی کے بارے مین شبہہ مین رہین لہذا وہ معافی اور
مقبول ہونے کا پیغام دل مین بھیجتا ہے جیسا لکھا ہے - وہی روح
ہماری روحون کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہین رومی
۸ باب ۱۶ + اور اوس سے یعنے روح سے جو اوسنے ہمین دی ہے
ہم جانتے ہین کہ وہ ہم مین رہتا ہے ایوحنا ۳ باب ۲۴ + اور اوسکے
سبب سے تمکو بھی جو ایمان لائے روح قدس کی جسکا وعدہ ہوا مہر
لگی افسیون ۱ باب ۱۳ +
تاکہ ہمارے خداوند عیسے مسیح کا خدا جو جلال کا باپ ہے تمہین حکمت
اور راستی کی روح بخشے تاکہ تم اوسکو پہچانو افسیون ۱ باب ۱۷ + بہت
ایسے مقام کلام خدا مین ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس
زمانے مین بھی خدا کے سچے فرزندون کو کسی قدر الہام ہوتا ہے
ہان ایسے ہزارون شخص ہین جنہون نے نئی پیدایش اور گناہون
کی معافی حاصل کر کے اس بات کا الہام پایا کہ ہم مقبول اور خدا کے
لیپالک فرزند ہو گئے ہین درحقیقت روح قدس کے ذریعہ سے
اونکے دلون مین اس بات کا پیغام آیا + سوا الہام کے یہ اور کچھ

نہین ہے + کل الہام ایک ہی شئے ہے اگرچہ وہ ایک ہی مطلب کے واسطے نہین ہوتا ہے + خدا کا نوشتہ جسمین نجات کا کامل و کافی بندوبست ہے انسان کے پاس موجود ہے + لہذا اوس مطلب کی واسطے الہام کی ضرورت نہین ہے لیکن بموجب بیان مذکورہ بالا کے ہر ایک سچے مسیحی کو کسیقدر الہام ہوتا ہے ❊

تین اَور لفظ خدا کے کلام مین ملتے ہین یعنے کشف مکاشفہ اور مشاہدات جو الہام سے علاقہ رکھتے ہین دیکھو ۲ قرنتی ۱۲ باب ۱ و ۱۲ اور مکاشفات ۱ باب ۱ + اِن لفظون کی مراد الہام سے کچہ متفرق ہے + کشف یا مکاشفہ صرف خدا کا کام ہے جسمین بذریعہ خواب یا رویا یا معجزے کے وہ کسی بات کو منکشف یعنے ظاہر کرتا ہے + اسمین فرق اتنا ہے کہ خدا فاعل ہے اور انسان صِرف دیکھنے اور سُننے والا ہے لیکن الہام مین دونون فاعل ہین یعنے انسان کی عقل دخل دیتی ہے + الہام کا بیان ہو چکا کشف یا مکاشفہ کی کچہ مثالین یہ ہین - یعقوب کا خواب پیدایش ۲۸ باب ۱۲ وغیرہ - قرنیلیوس کا رویا - اعمال ۱۰ باب ۱ وغیرہ پطرس کا رویا - ۹ آیت وغیرہ پولوس کا رویا جبکہ وہ دمشق کو جاتا تھا اعمال ۹ باب ۱۰ اور جب وہ تیسرے آسمان تک پہونچایا گیا ۲ قرنتی

۱۲ باب ۱۔ آیت وغیرہ۔ یوحنا کا بڑا مکاشفہ جو نئے عہدنامے کی پچھلی
کتاب مین بیان ہے + ایسی مثالون سے معلوم ہوتا ہے کہ کشف
یا مکاشفہ اوسے کہتے ہین کہ خدا بذریعۂ خواب یا رویا وغیرہ کے کسی
بات کو ظاہر کرے۔ اسمین انسان کی کچھ حرکت نہین ہے وہ صرف
سُنتا یا دیکھتا ہے۔ لیکن الہام روح قدس کی ایک تاثیر انسان
کے دل پر ہے جس سے وہ خدا کا پیغام پہونچانے کے لائق ہوجاتا ہے
اور اس امر مین انسان فاعل ہوتا ہے + الہام مین روح قدس
انسان کی عقل کو کسی مطلب کے واسطے مدد دیتی ہے مگر عام معاملون
مین اور عوام الناس کو اس طور کی مدد نہین ملتی ہے + ایسے الہام
سے بیبل کا کُل بیان مع اوسکی تواریخ اور تمثیلون اور خطوط وغیرہ کے
لکھا گیا تھا چنانچہ دینی امر مین انسان کے لیے وہ بالکل معتبر اور کافی ہے
۵۔ لیکن اگر بیبل الہامی ہوکر خدا کا کلام ٹھہرا تو اس بات کا کیا ثبوت
ہے کہ وہ بے تحریف وتبدیل پشت در پشت آج کے زمانے تک
چلی آئی ہے۔ اس امر کی چند قوی دلیلون کا مختصر بیان کرتا ہون +

اول۔ پُرانے عہدنامے کی بیان مین

پہلی دلیل۔ اگر پُرانے عہدنامے مین کسی طرح کی تحریف وتبدیل

واقع ہوئی تو کن لوگون سے اور کس طور پر ہوئی - یہودیون سے نہ قصداً نہ سہواً ہوسکی + اگر انمین سے کوئی تبدیل و تغیر کا قصد کرتا تو انبیا ایسی شرارت کے فاش کرنے کو مستعد تھے + لیکن کوئی ایسا قصد نکرتا کیونکہ یہودی لوگ پاک نوشتے کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اوسکی حفاظت مین بسر و چشم مستعد تھے + وے نہایت خبرداری اور باریک بینی سے اوسکے حرف اور نقطے گن گن کے نقلین کرتے تھے + بلکہ اہل اسلام نے جو قرآن کی حفاظت مین کچہ ایسا کرتے ہین اونہین سے سیکھا ہے - علاوہ اسکے یہودیون مین ایسے فرقے تھے جنکے بیچ مین نفاق رہا اور ایک دوسرے کو خدا کے کلام کو متبدل نکرنے دیتے تھے جیساکہ محمدیون مین ایک فرقہ دوسرے فرقے کی نگہبانی کرتا ہے تاکہ اگر کسی مقصد سے کوئی قرآن کی ایک لفظ متبدل کرے یا نکالے تو فوراً ظاہر کرے + مسیح کے وقت کے بعد عیسائی لوگ جبکہ عہد عتیق سے خوب واقف تھے اوسکے محافظ ہوگئے - اور اگر یہودی کسیطرح کی تحریف کرنے لگتے تو یہ ایسے فعل بد کو ضرور ظاہر کرتے - یہودی مسیح کے جانی دشمن ہوئے پس اگر وے کسی غرض سے پرانے عہدنامے کو تبدیل کرنا چاہتے تو سب سے بڑا مطلب اونکا

یہ ہوتا کہ اون مقاموں کو جو مسیح کی طرف صاف اشارہ کرتے ہین تبدیل یا تحریف کرتے لیکن کہین نہین معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ایسا کیا یا ایسے امر کی خواہش کی +

دوسری دلیل - عیسائی لوگ پرانے عہدنامے کی تحریف وتبدیل نہین کر سکتے تھے کیونکہ یہودی لوگ ہر وقت اور ہر ملک مین نہایت سرگرمی سے مستعد تھے کہ ایسی تحریف کو روشن کرین - عیسائیون کی کیا مجال تھی کہ ایسا امر کرین - علاوہ اسکے عیسائی لوگ بھی عہد عتیق کو خدا کا کلام سمجھ کے اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کرتے تھے پس امکان نہین کہ اوسکی تحریف اون سے ہو +

تیسری دلیل - علاوہ ان دلیلون کے غور کا مقام ہے کہ یہودیون اور عیسائیون نے پرانے عہدنامے کے تحریف کرنے کا الزام کبھی ایک دوسرے پر لگایا بھی نہین تو ثبوت کرنے کا کیا ذکر + یہ ایک قوی دلیل ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت نہ تو یہودیون اور نہ عیسائیون نے اس امر مین کبھی قصد کیا تھا - یہ بالکل ناممکن ہے کہ دونون مخالف فریق پرانے عہدنامے کی تحریف مین متفق الرای ہو جائین +

چوتھی دلیل - دلیل مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ پرانے عہدنامے مین تحریف نہین ہوئی ہوگی اور جب ہم تمام نسخون کو جو یہودیون اور عیسائیون کے پاس موجود ہین اور پرانے پرانے ترجمون کو مطابق کرتے ہین تو کامل ثبوت ہوتا ہے کہ تحریف کبھی نہین ہوئی ہوگی جُدے جُدے ملکون سے اور سب زمانے کے لکھے ہوئے قریب بسات ہو نسخے پرانے عہدنامے کے فراہم کیے گئے ہین اور سب مین مطابقت پائی جاتی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسیطرح کی تبدیل وتغیر نہین ہوئی ہے - علاوہ اسکے پرانے عہدنامے کے چند قدیمی ترجمے ہین جو حال کی نسخون سے بالکل ملتے ہین - اگر کسی وقت مین پرانے عہدنامے مین کچہ تبدیل وتغیر ہوئی ہوتی تو ان ترجمون اور حال کی نسخون کا مطابق ہونا ہرگز ممکن نہوتا - پرانے عہدنامے کے کئی قدیم ترجمے ہین مثلاً یونانی ترجمہ جسکو سپٹواجنٹ کہتے ہین اور جو سنہ عیسوی سے ٢٨٦ - برس پیشتر ہوا تھا اور کلدی اور سُریانی مصری عربی حبشی ارمنی اور فارسی یہ سب ترجمے آپس مین ایک دوسرے سے اور اصل نسخون سے مطابقت رکھتے ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ پرانے عہدنامے مین تحریف کسی صورت سے نہین ہوئی ✣

دوم - نئے عہدنامہ کے بیان مین

جسطرح اوپر کی دلیلون سے مسلم الثبوت ہوا کہ پرانے عہدنامے مین کسی طرح کی تحریف نہین ہوئی اوسی طرح دلائل ذیل سے ثابت ہے کہ نئے عہدنامے مین بھی تحریف نہین ہوئی ؛

پہلی دلیل۔ نئے عہدنامے مین تحریف ہونا ناممکن تھا کیونکہ جلد بعد اوسکی تیاری کے بہت سے نسخے جابجا درمیان عیسائی مذہب کے دوست و دشمن کے پھیل گئے اس صورت مین اگر کوئی تبدیل کرنے کا ذرا بھی قصد کرتا تو ہرگز نہ چھپتا - علاوہ اِسکے عیسائیون کے درمیان چند فرقے تھے جو آپسمین اختلاف رکھتے تھے اور وے ایک دوسرے کو اس امر سے ضرور روکتے ؛ ذرا غور سے معلوم ہوجاے گا کہ اگر کوئی قوم کسی کتاب پر ایمان لاوے جو جابجا کثرت سے پھیل جاوے اور اوس قوم کے بباعث نااتفاقی فرقے فرقے ہوجاوین تو ایک فرقہ دوسرے کو تحریف کرنے سے باز رکھیگا - انجیل کی نسبت یہی حال ہے علاوہ اِسکے عیسائی لوگ انجیل کی نہایت تعظیم وتکریم کرتے ہین اور اوسکے آخر مین لکھا ہے کہ اگر کوئی اسمین کچھ بڑھاوے یا گھٹاوے تو اوس شخص پر قہر الٰہی نازل ہوگا - ان وجہون سے انجیل مین تحریف کا

ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے +

دوسری دلیل - نئے عہدنامے کے سیکڑون یونانی نسخے ملک ملک سے فراہم کیے گئے ہین انمین بعضے دین عیسائی کی ابتدا مین لکھے گئے تھے - لیکن اسقدر سب متفق ہین کہ یقین ہوتا ہے کہ کہین تحریف نہین ہوئی ہے - بیشک انمین کہین کہین سہو کاتب معلوم ہوتا ہے لیکن اسقدر نہین کہ معنی مین فرق پڑے - یہ ادنی سہو اکثر صرف ہجون اور نقطون مین ہے جیسا لکھنؤ کو لکھنو یا سہر کو سحر لکھین لیکن اس سے معنون مین مطلق فرق نہین ہوتا ہے محمدی لوگ اکثر اس معاملے مین ضد کرتے ہین کہ انجیل مین کاتبون کی سہو سے تحریف ہے یہ محض بے انصافی کی بات ہے کیونکہ اگر دو تین سو جلدین قرآن کی ملک ملک سے اکٹھی کیجاوین اور چند اونمین سے کئی سو برس کی ہون جو کہ جدی جدی کتابون سے لکھی گئی ہون تو اونکے مقابلہ کرنے سے تھوڑا فرق جس سے اصل مطلب مین کچھ بگاڑ نہو پایا جائے گا - یہی حال انجیل کا ہے - چنانچہ انجیل کے سب پرانون کے نسخے مطابق ہین پس یہ بخوبی ثابت ہے کہ اوسمین تحریف نہین ہوئی ہے +

تیسری دلیل - نئے عہدنامہ یعنے انجیل کے کئی ایک پرُانے ترجمے ہین جنکی مطابقت سے ثابت ہوتا ہے کہ اوسمین تحریف نہین ہوئی - ذیل مین چند قدیم اور مشہور ترجمے مندرج ہین جو آپس مین ایک دوسرے سے اور اصل یونانی نسخون سے مطابق ہین جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ انجیل غیر مبدل ہے مثلاً لاطینی یا جوجی اسکلاوانک اور انگلوسیکسن یہ سب ترجمے جُدے جُدے مُلکون اور زمانون مین کیئے گئے تھے اور ان سے ثبوتِ کامل ہوتا ہے کہ نئے عہدنامے مین آج تک کوئی تبدیلی نہین ہوئی +

چوتھی دلیل - یہ بھی ایک قوی دلیل ہے کہ انجیل کی بہت سی آئتین قدیم زمانون کی کتابون مین ڈالی گئی تھین اور وہ حال کی انجیل کی آئتون سے ملتی ہین - پس اگر حال کی انجیل قدیم کی اصل انجیل سے مطابق نہوتی تو ان آئتون مین مطابقت کہان سے ہوتی مسلت ومثلاً قران کی بہت سی آئتین اور کتابونمین پائی جاتی ہین جو کہ کئی ایک صدیون مین تیار ہوئی تھین - پس اگر یہ آئتین اصل کے سورون کی آئتون سے مطابق ہون تو کیا ہم نہ کہین گے

کہ یہ قرآن نقل مطابق اصل ہے ۔ انجیل کی اتنی آئتین قدیم اور حال کی کتابون مین پائی جاتی ہین کہ اگر وہ بالکل کھو جاتی تو ان آئتون سے انجیل پھر جیسی کی تیسی بنجاتی اس صورت مین دلیل مذکورۂ بالا انجیل کی محافظت کے ثبوت مین کیسی کارآمد ہے +

پانچوین دلیل ۔ جو واردات اور تعلیمات حال کی انجیل مین پائی جاتی ہین وہی واردات اور تعلیمات سابق کے عیسائیون مین مشہور اور مُروج تھین ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ انجیل وہی ہے جو ابتدا مین تھی ورنہ واردات اور تعلیمات کی مطابقت کہان سے آتی +

فرض کرو اگر کوئی شخص کسی قانون کی کتاب کو کہے کہ یہ وہی کتاب ہے جو ہزار برس پہلے رائج تھی اور تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہو کہ جو قانون اس کتاب مین پائے جاتے ہین وہی ہزار برس پیشتر مُروج تھے ۔ تو یہ قوی دلیل اس بات کی ہوگی کہ یہ وہی کتاب ہے ۔ یہی حال انجیل کا ہے ۔ ان سب دلیلون سے شک بالکل رفع ہو جاتا ہے کہ انجیل آج تک بے تحریف ہے ۔ کوئی ثابت کبھی نکر سکا کہ اوسمین تبدل و تغیر ہوا ۔ خلاصہ

یہ ہے کہ ان کے پاس ایک کتاب الہامی ہے جسے بیبل کہتے ہین - اور جب سے وہ ملی تب سے آج تک بے تحریف چلی آئی ہے ؛

چونکہ وہ خدا کا کلام ہے یہ نہایت ضرور ہے کہ ہم اوسکا مطالعہ کرین اور اوسے سمجھین اور اوسپر عمل کرین ؛

تمام شد

LIBRARY OF CONGRESS

MLCMA 90/00790

FT MEADE
ASIAN

Author

Title

Imprint

16—47372-1 GPO